Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹

جلد ۴۳/۷۸ نمبر ۲۳۷ ہفتہ ۱۴۱۴ھ جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ۲۳ ۔ اخاء ۱۳۷۲ ہش ۲۳ ۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء

آپ کی سعی میں کمی نہیں آنی چاہئے

میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کے اموال اور آپ کی فصلوں اور تجارتوں میں اور زیادہ برکت دے۔ اللہ تعالیٰ کی برکت کو جذب کرنے والی جو آپ کی کوشش اور سعی ہے اس میں کمی نہیں آنی چاہئے آپ خدا تعالیٰ کی راہ میں جتنی زیادہ قربانی دیں گے اتنا ہی زیادہ وہ آپ کو دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کا قرض نہیں رکھتا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو کہ فضائل بھی امراض متعدیہ کی طرح متعدی ہونے ضروری ہیں۔ (صاحب ایمان) کے لئے حکم ہے کہ وہ اپنے اخلاق کو اس درجہ پر پہنچائے کہ وہ متعدی ہو جائیں۔ کیونکہ کوئی عمدہ سے عمدہ بات قابل پذیرائی اور واجب التعمیل نہیں ہو سکتی، جبتک اس کے اندر ایک چمک اور جذب نہ ہو۔ اس کی درخشانی دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے اور جذب ان کو کھینچ لاتا ہے اور پھر اس فعل کی اعلیٰ درجہ کی خوبیاں خود بخود دوسرے کو عمل کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔ دیکھو! حاتم کا نیک نام ہونا سخاوت کے باعث مشہور ہے۔ گو میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ خلوص سے تھی۔ ایسا ہی رستم و اسفندیار کی بہادری کے فسانے عام زبان زد ہیں۔ اگرچہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ خلوص سے تھے۔ میرا ایمان اور مذہب یہ ہے کہ جب تک انسان سچا (صاحب ایمان) نہیں بنتا، اس کے نیکی کے کام خواہ کیسے ہی عظیم الشان ہوں وہ ریاکاری کے ملمع سے خالی نہیں ہوتے، لیکن چونکہ ان میں نیکی کی اصل موجود ہوتی ہے اور یہ وہ قابل قدر جوہر ہے، جو ہر جگہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس لئے باایں ہمہ ملمع سازی و ریاکاری وہ عزت سے دیکھے جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۳۸)

مالی قربانی سے قوم کی اصلاح ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

مالی قربانی کے دو پہلو ہیں ایک تو یہ کہ نیک کاموں میں جن میں اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق عطا فرماتا ہے۔ ترقی کے نئے نئے میدان کھلتے ہیں نئی عمل کی راہیں سامنے آتی ہیں تو ان امور پر جو خرچ کرنا پڑتا ہے اس کے لئے جماعت کو ضرورت ہوتی ہے اور وہ جماعت ہی نے پوری کرنی ہے تو جب بھی ایسی ضرورت پیش آئے مالی قربانی سے متعلق تحریک کرنے کا خیال دل میں پیدا ہو جاتا ہے جسے کبھی بھلانا نہیں چاہئے امر واقعہ یہ ہے کہ اگر صرف جماعت کی ضرورت کے پیش نظر مالی قربانی کی تحریک ہوتی تو خدا تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں تھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ غنی ہے اور تم فقراء ہو۔ خدا تعالیٰ کی عطاء کے ہزار رہا رستے ہیں وہی سب کو دیتا ہے وہ اپنے دین کی ضرورتیں خود پوری کر سکتا تھا۔

اس فلسفے کو بعض لوگ نہیں سمجھتے اس کی وجہ سے بعض ٹھوکر میں مبتلاء رہتے ہیں اور بعض شبہات میں مبتلا رہتے ہیں

امر واقعہ یہ ہے کہ مالی قربانی کا حکم قرآن کریم میں جو بار بار دیا گیا ہے یہ اس ضرورت کے پیش نظر ہے کہ مالی قربانی سے لوگوں کا تزکیہ ہوتا ہے لوگوں کے اندر پاکیزگی پیدا ہوتی ہے (صاحب ایمان) کو مزید تقویٰ نصیب ہوتا ہے۔ اور قوم کی اصلاح ہوتی ہے اور قوم میں ایک نئی زندگی پیدا ہوتی ہے۔ اور بہت سی دوسری بدیوں سے چھٹکارے کی توفیق ملتی ہے۔ مالی قربانی کی اس ضرورت کو اگر آپ پیش نظر رکھیں تو ہر دور میں جماعت کا ایک نہ ایک طبقہ ضرور ایسا رہتا ہے جسے مالی قربانی کی شدید ضرورت ہے اور وہ اس ضرورت سے محروم ہے کیونکہ وہ ان باتوں کو سمجھتا نہیں پس اس دن مجھے خیال آیا کہ مرکزی ضرورتیں اللہ کے فضل سے اس طرح پوری ہوتی چلی جا رہی ہیں کہ اس پہلو سے اگر مجھے یاد دہانی کا خیال نہ بھی آئے تو اصل قربانی کا جو فلسفہ ہے جو قربانی کی اصل روح ہے اس کے پیش نظر لازماً مجھے بار بار جماعت کو یاد دہانی کروانی چاہئے۔ اور مالی فلسفے کو بیان کر کے متوجہ کرنا چاہئے کہ خدا کی زبان میں تم فقیر ہو اگر تم مالی قربانی نہیں کرو گے تو نقصان اٹھاؤ گے۔ پس فقراء کا مطلب یہاں یہ ہے کہ تم محتاج ہو۔ اگر خدا کی خاطر تم اپنے اموال پیش نہیں کرو گے تو تمہیں شدید نقصانات پہنچیں گے اور جہاں تک میرا تجربہ ہے اور وسیع تجربہ ہے اور جہاں تک میں نے تاریخ کا بھی مطالعہ کیا ہے یہ نقصانات کئی انواع کے ہیں۔

(از خطبہ ۲۸ ستمبر ۱۹۹۰ء)

ضروری اعلان برائے
سالانہ اجتماع انصار اللہ

○ مجلس انصار اللہ پاکستان کے سالانہ اجتماع مجوزہ مورخہ ۲۹، ۳۰، ۳۱ اکتوبر ۱۳۷۲ ہش (۱۹۹۳ء) کے لئے ابھی تک اجازت نہیں ملی۔ اس لئے جملہ انصار کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ان تاریخوں میں یہ اجتماع نہیں ہو گا۔ ضلعی عہدیداران جملہ مجالس میں یہ اطلاع پہنچا دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان)

خالی آسامی

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ گائنی میں ویمن میڈیکل آفیسر کی ایک آسامی خالی ہے۔ اس کا گریڈ 5750-215-3170 اور =/500 روپے نان پریکٹس الاؤنس ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغاسیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۳ / اخاء ۷۲ ۱۳ھش ۲۳ / اکتوبر ۱۹۹۳ء

خدا تعالیٰ سے محبت

محبت یا ہو جاتی ہے یا کی جاتی ہے۔ یعنی یا تو یوں ہوتا ہے کہ کسی چیز کو دیکھا اور وہ اچھی لگی اور اس سے محبت ہو گئی۔ اسے انگریزی میں پہلی نظر میں محبت ہو جانا کہتے ہیں لیکن ایسے ہوتا بہت کم ہے۔ کوئی چیز بہت زیادہ حسین ہو اور پھر اس کی طرف دل کی توجہ ہو جائے تو پہلی نظر میں محبت کا امکان ہوتا ہے۔ ورنہ دوسری صورت یہ ہے کہ محبت کی جاتی ہے۔ اپنے دل کو کسی چیز کی طرف مائل کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق سوچا جاتا ہے۔ غور کیا جاتا ہے۔ اسے سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اس کی خوبیاں اس طرح اجاگر ہونے لگتی ہیں کہ وہ چیز دل میں جگہ بنا لیتی ہے۔ اس کو محبت کرنا کہا جا سکتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ اس سلسلہ میں اس بات کی طرف توجہ مبذول کرواتے ہیں کہ محبت کے لئے دو باتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی ان دو باتوں میں سے کوئی ایک ہو تو محبت ہو جاتی ہے۔ وہ دو باتیں ہیں۔ حُسن اور احسان۔ حُسن سے محبت تو پہلی ہی نظر میں ہو جاتی ہے اور احسان کے نتیجہ میں انسان کے دل پر اچھا اثر پڑنے لگتا ہے اور وہ مائل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ ہے محبت کرنا۔

یہ دونو باتیں مکمل طور پر صرف اور صرف ایک ذات میں پائی جاتی ہیں اور وہ ہے خدا تعالیٰ کی ذات۔ حُسن میں اس سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں وہ سب حسینوں سے زیادہ حسین ہے۔ ہر حُسن عطا کرنے والا وہی ہے۔ اسی کی ذات ہے جو جسے چاہے اور جتنا چاہے حسین بنا دے۔ لیکن وہ خود سب سے زیادہ حسین ہے۔ اس لئے جو بھی اس پر نظر ڈالے گا اسے پہلی نظر میں اس سے محبت ہو جائے گی۔ وہ محبت کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ اسے دیکھنے والی آنکھیں چاہئیں آخر بے بصارت تو حُسن سے باخبر نہیں ہو سکتا۔ احسان میں بھی اس کی کوئی نظیر نہیں ہر لمحہ اور ہر قدم پر وہ اپنی مخلوق پر احسان کرتا ہے۔ ہر وہ شخص جو احسان کو محسوس کرنے کی حس اور طاقت رکھتا ہے اس کے احسان سے متاثر ہوتا ہے' اور متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

الغرض' پہلی نظر میں ہونے والی محبت بھی سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کی ہی ذات سے ہو سکتی ہے۔ اور کی جانے والی محبت کے لئے بھی سب سے زیادہ اسی کی ذات مستحق ہے کہ اس سے محبت کی جائے۔

اس کے حُسن کو دیکھا جائے اور اس کے احسانات کو محسوس کیا جائے۔ پہلی نظر میں بھی اس سے محبت ہو گی اور کی جانے والی محبت کا بھی وہی محور ہو گا۔

ذرا ٹھہرو' سنو' کچھ اور سن لو
یہ قصہ رہ نہ جائے درمیاں میں
بیاں کرتے رہے ہو تم مرا حال
مجھے کہنے دو اب اپنی زباں میں

ابو الاقبال

---

(۱)

معلوم نہیں کون و مکاں ہے کہ نہیں
موجود زمین و آسماں ہے کہ نہیں
معلوم فقط اتنا ہے میں ہوں موجود
معلوم نہیں بزم جہاں ہے کہ نہیں

(۲)

اک خواب پریشاں ہے بہارِ ہستی
انجام ملال کے سوا کچھ بھی نہیں
لا جام کہ نظارہَ ہستی ساقی
اک موجِ خیال کے سوا کچھ بھی نہیں

(۳)

اربابِ خرد کے لئے افسانہ ہے تو
اربابِ نظر کے لئے جانانہ ہے تو
محسوس حقیقت ہے ترا حسن و جمال
ادراکِ فلاسفہ سے بیگانہ ہے تو

(۴)

در کھول کہ در کھولنے والا تو ہے
بندوں میں گھر رولنے والا تو ہے
مجھ کو بھی ستاروں سے کبھی دے آواز
جب کوئی نہ ہو بولنے والا تو ہے!

(۵)

رکھتا ہوں ترے در پہ جبیں رو رو کر
میں آپ بھی آنسوؤں میں بہ جاتا ہوں
آقا! تجھے شوق کی سرشاری میں
آقا کی بجائے دوست کہہ جاتا ہوں

(۶)

ستّار عیوب میری ستاری کر
اس جانِ گنہگار کی غمخواری کر
جو بندہ ہے مایوس تری رحمت سے
اس بندہَ مایوس کی دلداری کر

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

تلقین عمل

اللہ تعالیٰ کے کلام کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جس طرح وہ لفظوں میں الہام نازل کرتا ہے اسی طرح تمثیل میں بھی الہام نازل کرتا ہے۔ جس طرح وہ کسی بندے کو لفظوں میں کہہ دیتا ہے۔ کہ میں تم کو علم بخشوں گا اسی طرح وہ کبھی تمثیلی زبان میں بھی اس کو دودھ کا پیالہ دے دیتا ہے۔ اور انسان رؤیا میں دیکھتا ہے۔ کہ اسے کسی نے دودھ کا پیالہ دیا ہے۔ اور وہ اس نے پی لیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کو علم عطاء فرمائے گا۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ کے سامنے ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے خواب کی حالت میں دودھ کا پیالہ ملنے کا ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا اس سے مراد علم ہے۔ تو خواب میں اگر دودھ کا پیالہ کسی شخص کو ملے تو اس کے معنی یہ ہونگے کہ اللہ تعالیٰ اسے علم عطاء فرمائے گا۔ لیکن اسی مفہوم کو اگر لفظوں میں ادا کیا جائے تو الفاظ یہ بنیں گے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے میں تم کو علم بخشوں گا اسی طرح خدا تعالیٰ کسی کو یوں بھی فرما دیتا ہے کہ تم نزلہ سے بیمار ہونے والے ہو۔ اور کسی کو گدلا پانی دکھا دیتا ہے جس سے وہ کھیل رہا ہوتا ہے یا اس میں تیر رہا ہوتا ہے۔ جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اسے نزلہ یا نزلہ کی قسم کی کوئی اور بیماری ہونے والی ہے۔ جیسے انفلوائنزا ہے۔ یا نمونیا ہے جس میں نزلہ اعضاء پر گرتا ہے اور انسان کو بیمار کر دیتا ہے۔ اسی طرح وہ کسی کو کہہ دیتا ہے۔ کہ تمہیں غم پہنچے گا۔ اور کسی کو خواب میں چنے دکھا دیتا ہے۔ یا کچا گوشت دکھا دیتا ہے۔ یا بینگن دکھا دیتا ہے۔ یا گنے دکھا دیتا ہے۔ اور ان کی تعبیر یہ ہوتی ہے۔ کہ کوئی غم پہنچنے والا ہے۔ اسی طرح کسی کو وہ یہ کہہ دیتا ہے۔ کہ تمہارا بیٹا مرنے والا ہے۔ اور کسی کو یہ دکھا دیتا ہے کہ وہ ایک بکرا ذبح کر رہا ہے غرض وہ کبھی لفظوں میں اپنے خیالات کا اظہار کرتا اور کبھی تمثیلی زبان میں ان کو بیان کرتا ہے۔ ہم الفاظ میں سارے (-) یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک خدا کے ماننے والے ہیں۔ اور ہمارے کے سارے ایک نقطہ مرکزی پر جمع ہیں۔ مگر کبھی ہم اس بات کو تمثیلی زبان میں ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم منہ سے کہتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ سارے کام چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ہم تمثیلی زبان میں بھی ایسا کرتے ہیں چنانچہ جب عبادت کا وقت ہوتا ہے۔ تو تمام لوگ بیت میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ہفتہ واری عبادت کے دن ارد گرد کے علاقہ کے لوگ عبادت کے لئے ایک بیت میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ یہ بیت میں اکٹھا ہونا کیا ہے۔ یہ تمثیلی زبان میں اس امر کا اقرار ہوتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے لئے اپنے تمام کاروبار چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ جب بھی اس کی طرف سے آواز آئے گی ہم فوراً اس پر لبیک کہتے ہوئے جمع ہو جائیں گے۔ یہ تمثیلی زبان کے اشارے ہوتے ہیں ان کا بھی اسی رنگ میں اعزاز کیا جاتا ہے۔ جس رنگ میں لفظی کلام کا اعزاز کیا جاتا ہے۔ جس طرح ہمیں یہ حکم ہے۔ کہ ہم کلام الٰہی کے الفاظ کا ادب و احترام کریں۔ اسی طرح ہمیں یہ بھی حکم ہے۔ کہ ہم شعائر اللہ کا ادب اور احترام کریں شعائر اللہ کیا ہے۔ وہ درحقیقت ایک تمثیلی زبان ہے۔ صفا اور مروہ ایک تمثیلی زبان ہے۔ منیٰ ایک تمثیلی زبان ہے غرض مزدلفہ ایک تمثیلی زبان یہ سب تمثیلی زبان ہے۔ انبیاء کا وجود بھی اپنی ذات میں ایک تمثیلی زبان رکھتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اتحاد کا ایک نقطہ ہوتے ہیں تو جہاں الفاظ کے احترام کا ہمیں حکم ہے۔ وہاں خدا تعالیٰ کی تمثیلی زبان کے احترام کا بھی ہمیں حکم ہے۔ جس طرح ہمیں یہ حکم ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹا کلام منسوب مت کرو یہ مت کہو کہ خدا نے ہم کو یہ الہام کیا ہے۔ حالانکہ خدا نے تم کو کوئی الہام نہ کیا ہو اسی طرح ہمیں یہ بھی حکم ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹے طور پر کوئی تمثیلی زبان بھی منسوب نہ کرو یہ نہ کہو کہ خواب میں ہم نے گنے دیکھے ہیں۔ یا چنے دیکھے ہیں حالانکہ تم نے نہ گنے دیکھے ہوں۔ نہ چنے دیکھے ہوں تو دونوں چیزوں کا ادب و احترام کیا گیا ہے۔ اس کا بھی اور اس کا بھی اس تمثیلی زبان کو بعض لوگوں نے اتنی عظمت دے دی ہے کہ وہ اس کی تعظیم خدا تعالیٰ کے برابر کرنے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ جیسے مذہب میں تمثیلی زبانیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح سیاسیات میں بھی تمثیلی زبانیں ہوتی ہیں۔ اور سیاسی تمثیلی زبان میں ہر قوم کا ایک جھنڈا ہوتا ہے۔ جس کا ادب اور احترام کیا جاتا ہے۔ دنیا میں آج تک مختلف اقوام اپنے اپنے جھنڈے رکھتی چلی آئی ہیں۔ اور وہ ان جھنڈوں کو خاص عزت اور عظمت دیتی ہیں۔

جہاں تک کہ جو قربانی اپنی قوم کی معزز ترین اور محبوب ترین ہستی کے لئے کی جاتی ہے۔ وہی قربانی وہ قومیں ان جھنڈوں کے لئے کرتی ہیں۔ اور قوموں کے لئے یہ بات بڑی ذلت کا موجب سمجھی جاتی ہے۔ اگر ان کا جھنڈا کوئی دشمن چھین کر لے جائے۔ وہ اس جھنڈے کو بچانے کے لئے اس سے زیادہ کوشش کرتی ہیں۔ جتنی کوشش وہ اپنے آدمیوں کی جان بچانے کے لئے کرتی ہیں۔ حالانکہ آدمی تلوار چلاتے ہیں۔ توپ چلاتے ہیں دفاع کرتے ہیں۔ دشمن سے لڑتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے کہ جھنڈا بے جان ہوتا ہے۔ چونکہ تمثیلی زبان میں اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ یہ ہماری قوم کی عزت ہے۔ اس لئے لوگ جھنڈے کے لئے آدمیوں کو جو کام کرنے والے ہوتے ہیں۔ قربان کر دیتے ہیں اور اس کپڑے اور لکڑی کو بچانے کے لئے بیسیوں نہیں سینکڑوں جانیں قربان کر دیتے ہیں۔

چوہدری ظہور احمد

کشمیر کی کہانی

سری نگر شوپیاں اور جموں وغیرہ میں ریاستی فوج اور پولیس نے ۱۹۳۱ء میں وہاں کے باشندگان کے ساتھ جو وحشیانہ سلوک کیا تھا اس کی یاد ابھی لوگوں کے دلوں سے محو نہ ہوپائی تھی۔ جن مستورات کے خاوند شہید کردئے گئے جو بچے یتیم ہوئے۔ وہ بوڑھے والدین جو اپنے ان لڑکوں سے ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھو بیٹھے وہ سب کے سب ابھی خون کے آنسو رو رہے تھے کہ ۱۹۳۲ء کا آغاز میرپور راجوری ریاسی کوٹلی وغیرہ میں نہایت بہیمانہ اور الم ناک حادثات سے ہوا۔

جموں کے باشندگان کی طرف سے صدر کشمیر کمیٹی کو یہ شکایات موصول ہونا شروع ہوگئیں کہ مسٹر لاتھر کے ساتھ جو سمجھوتہ ہوا تھا اس کی تعمیل نہیں ہو رہی۔ فسادیوں کے خلاف بعض مقدمات کی ضمنیاں تیار ہو چکی تھیں۔ لیکن چالان عدالت میں کرنے سے روک دئے گئے۔ اور باہر سے بھی حسبِ وعدہ افسران نہیں بلائے گئے۔

دوسری طرف میرپور میں عدم ادائیگی مالیہ کا بہانہ بنا کر زمینداروں کو گولیوں اور برچھیوں کا نشانہ بنایا جانے لگا۔ بات دراصل یہ تھی کہ اس علاقہ میں اس قدر مالیہ لگا یا دیا گیا تھا جس کی ادائیگی کاشت کاروں کی طاقت سے باہر تھی اور زمین دار (جن میں ہندو زمین دار بھی شامل تھے)۔ ریاست سے یہ مطالبہ کر رہے تھے کہ موجودہ مالیہ نا قابل برداشت ہے اسے کم کر کے ملحقہ انگریزی علاقہ کے اضلاع جہلم راولپنڈی وغیرہ کے برابر کر دیا جائے۔

انسپکٹر جنرل پولیس گورنر جموں اور وزیر وزارت نے ۱۲۸ فوجی جوان ۵۰ سوار ۴۵ پولیس مین لے کر عدم ادائے مالیہ کے سلسلہ میں ایک دن میرپور پر چھاپہ مارا عورتوں کے زیورات تک اتار لئے اور گھر کے دیگر سازو سامان کے علاوہ تمام مویشی بھی قرق کر لئے۔ جب یہ حکام جانے لگے تو زمینداروں نے رسیدات مانگیں جو نہ دی گئیں۔

اس پر نہتے لوگ جانوروں کے آگے لیٹ گئے۔ لاٹھی چارج اور فائرنگ کا حکم ہوا اور خوب کشت و خون ہوا۔

اس کے بعد ریاسی راجوری اور کوٹلی وغیرہ مقامات پر بھی یہی حشر برپا ہوا۔

شیخ محمد عبداللہ صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے ملاقات کرنے اور آئندہ پروگرام کے متعلق غور و فکر اور مشورہ کے بعد واپس سری نگر پہنچ گئے۔ میرپور کے مظالم کی خبریں جموں اور کشمیر میں برابر پہنچ رہی تھیں۔ سرینگر میں برف باری ہو رہی تھی اس کے باوجود ایک عظیم الشان احتجاجی جلسہ ہوا۔ جموں میں ریاستی حکام نے اسے ہندو مسلم سوال بنا دیا۔ سمجھ دار ہندو تو اس جنگ آزادی میں مسلمانوں کے ساتھ تھے لیکن ان کے جاہل عوام ریاستی حکام کے ہاتھوں کھیل رہے تھے۔ ینگ مینز ایسوسی ایشن کی طرف سے صدر کشمیر کمیٹی کی خدمت میں بہت تشویش اور گھبراہٹ کے تار آئے۔

صدر کمیٹی نے فوراً سید زین العابدین ولی اللہ شاہ کو حالات کا جائزہ لینے کے لئے جموں بھجوایا۔ مسٹر لاتھر وہاں موجود نہ تھے۔ شاہ صاحب مولوی یعقوب علی نمائندہ جموں کو ساتھ لے کر میرپور پہنچے۔ وہاں کے حالات معلوم کئے۔ مالیہ وصول کرنے کا نہایت شرمناک طریق اختیار کیا گیا تھا۔ رات کے آخری حصے میں گاؤں پر چھاپا مارا جاتا۔ گھروں میں داخل ہو کر برتن۔ زیورات۔ مویشی غرض جو کچھ ہاتھ آتا۔ پولیس ساتھ لے جاتی حالات اس قسم کے تھے کہ اس بارہ میں مزید قدم اٹھانے سے پہلے صدر محترم کو اصل حالات سے باخبر کرنا اور ہدایات حاصل کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ شاہ صاحب واپس صدر آل انڈیا کمیٹی کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

مجروحین کی طبی امداد کے لئے جناب صدر نے دو طبی وفد (ایک میجر ڈاکٹر محمد شاہ نواز کی سرکردگی میں اور دوسرا ڈاکٹر قاضی محمد منیر کی سرکردگی میں) ریاست میں بھجوا دئے۔ ان طبی وفود نے ہر قسم کی مشکلات اور روکوں کے باوجود نہایت شاندار خدمات سرانجام دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع نون سرگودھا

حضرت چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ

حضرت چوہدری محمد حسینؓ صاحب باجوہ تلونڈی عنایت خان ضلع سیالکوٹ کے ایک معزز زمیندار خاندان کے فرد تھے انہیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا رفیق ہونے کا اعزاز نصیب ہوا تو اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کے ساتھ مناجات کرنے کا ایک انوکھا ایمان افروز اور دلکش انداز عطا ہوا۔ فرماتے تھے جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تو وضو کر کے ایک کوٹھڑی میں اندر سے کنڈی لگا کر نفل پڑھنا شروع کر دیتا ہوں بیت میں گر کر انکسار اور تضرع کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ جب تک میری مراد پوری نہ ہوگی میں یہاں سے اٹھوں گا نہیں اور یہیں مر کر ڈھیر ہو جاؤں گا۔

سر کو پاؤں پر دھرونگا
آنکھیں تلووں سے ملونگا
نقشِ پا کو چوم لونگا
میں تمہیں جانے نہ دونگا

اللہ تعالیٰ بھی رحیم و کریم اور ذرہ نواز آقا ہے ان کی دلداری فرماتا اور حاجات پوری فرما دیتا۔

نہ کی ہم نے کمی کچھ مانگنے میں
مگر تم بخششوں کی کان نکلے

محترم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ اسی خدا نما انسان کے صاحبزادے تھے میں جلسہ سالانہ پر قادیان گیا تو زیارت قبور کے دوران حضرت چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ کے لوح مزار پر نظر پڑی تاریخ وفات ۱۹۳۳-۳-۱ تحریر تھی۔ ساتھ یہ شعر لکھا تھا۔

میری طرح نہ اک دن ابر بہار رویا
وہ ایک بار رویا میں بار بار رویا

میں نے وہاں دعا کی فارغ ہوا تو دیکھا کہ دو نوجوان خوش پوش سکھ میرے پیچھے کھڑے وہ شعر پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے مجھ سے اس کا مفہوم پوچھا جسے میں نے محترم چوہدری صاحب کی طرز دعا اور طریق عادت کے پس منظر میں سمجھانے کی کوشش کی اس پر وہ متاثر اور متعجب ہوئے۔

محترم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ سرگودھا میں سب جج تھے میرا پہلا تعارف ۱۹۴۷ء میں حضرت مولانا شیر علی صاحب نے ایک دستی چٹھی کے ذریعہ کرایا تھا

دولتے ہست کہ یابی سر راہے گاہے

تقسیم ملک کا زمانہ تھا ہمارے ہاں ڈیڑھ سو کے قریب غیر مسلموں نے پناہ لی ہوئی تھی محترم باجوہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا تھے میں نے ان سے غیر مسلموں کے انخلاء کے لئے ذکر کیا تو مجھے "البیت" سے ہمراہ لے کر ایک ہندو وکیل کے گھر چلے گئے۔ جو افسران متعلقہ سے رابطہ رکھتے تھے انہوں نے ڈرائنگ روم میں بٹھایا اس دوران بڑی لجاجت کے ساتھ عرض کیا کہ عمدہ نیا صوفہ سیٹ بنوایا ہے آپ یہ قبول فرمالیں۔ مگر حضرت چوہدری صاحب دیانتداری تقویٰ شعاری اور بے نیازی کے ایسے اعلیٰ مقام پر فائز تھے کہ اس پیشکش کو قبول کرنے کا ہرگز کوئی سوال نہ تھا وکیل صاحب نے قیمتاً وہ صوفہ دینے کی درخواست بھی کی وہ بھی نامنظور ہوئی فرمایا میں ظلم کی کوئی نشانی اپنے گھر میں نہیں رکھنا چاہتا۔

پھر اس سہ پہر مجھے ہمراہ لے کر ڈپٹی کمشنر کی کوٹھی پر جا کر ملاقات کی اور غیر مسلموں کو ہمارے ہاں سے کیمپوں میں سرگودھا لانے کا بندوبست ہوا۔

اس دوران ایک سکھ کا آپ کو علم ہوا جو کہ منڈی بہاؤالدین کا رہنے والا تھا کسی کام کے سلسلہ میں سرگودھا آیا ہوا تھا کہ فسادات شروع ہو گئے۔ اور وہ اپنے اہل و عیال سے کٹ کر سرگودھا میں محصور ہو کر رہ گیا تھا اور اسے منڈی بہاؤالدین پہنچانے کی کسی کو جرأت نہیں تھی۔ جب اس کی حالت زار محترم عزیز باجوہ صاحب نے دیکھی تو جان "عزیز" کو سخت خطرے میں ڈال کر اس ناواقف سکھ کو منزل مقصود پر پہنچانے کی حامی بھرلی۔ واحد وسیلہ ریل کا تھا جو گویا مسلم و غیر مسلم کے درمیان میدان کارزار کی صورت اختیار کر چکا تھا چنانچہ سکھ کو ہمراہ لیکر اپنا اور اس کا بھی خود سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ خرید کر گاڑی میں سوار ہو کر عازم منڈی بہاؤالدین ہوئے۔ سرگودھا سے منڈی تک ۱۰۔ ریلوے سٹیشن راستے میں پڑتے تھے کئی ریلوے سٹیشنوں پر سکھ کو دیکھ کر اس پر حملہ آور ہونے کی کوششیں بھی ہوئیں۔ مگر یہ مرد قلندر گاڑی کے دروازے میں سینہ سپر کھڑا ہر ایک حملے کو پسپا کر دیتا۔ گاڑی سے اتر کر تانگے میں سوار ہوئے۔ تو سخت خطرہ جان سے دوچار ہوئے مگر وہ شخص جو اپنے خالق و مالک کی خاطر مخلوق الٰہی پر حفاظت کے پر پھیلائے ہوئے تھا اسے تو جذبہ ایمانی نے وارفتہ اور مجنوں بنا دیا ہوا تھا وہ بھلا کب ڈرتا تھا میں آج بھی حیران ہوتا ہوں کہ ایک جج نے کیسا خطرہ مول لیا اور رشک آتا ہے اس جان نثار صاحب ایمان پر۔

میرے تعارف کی ابتداء تو ۱۹۴۷ء میں ہوئی تھی میں کالج کا طالب علم تھا میرے لئے محترم باجوہ صاحب نے ایک مربی اور استاذ کا روپ دھار لیا کبھی کبھی آمد و رفت اور اکثر خط و کتابت کا سلسلہ چلتا رہا ہر معاملے میں راہ نمائی فرماتے اور حوصلہ افزائی بہت کرتے۔

پھر جب میں نے ۱۹۵۳ء میں ایل۔ ایل۔ بی۔ کا امتحان پاس کر لیا تو آپ نے مجھے گوجر خان طلب فرما کر عدالتی امور کی سرانجام دہی کی تفصیلات اور پیشہ وکالت کے بارہ میں زریں ہدایات سے نوازا میں کئی روز وہاں رہا اور مجھے آپ کی وسعت علمی عظمت و بلندی کردار سے مستفید ہونے کے کئی انمول مواقع میسر آئے۔ میرے لئے صحبت صالح کے وہ لمحات سرمایہ حیات ہیں

کیسی کیسی محفلیں تھیں کیسے کیسے لوگ تھے
وہ سنہرا دور ماضی اب پلٹ سکتا نہیں

اس دوران مجھے انہیں قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ان کی مثال نافہ مشک کی سی تھی جو اپنے وجود کا ثبوت خود ہی ہوا کرتی ہے عدالتی امور میں کسی کو مداخلت کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ لیکن یوں ایک فیض رساں شخص تھے دکھی اور ضرورت مند انسانیت کے لئے بہترین مونس و غم خوار ان کا چشمہ فیض ہمیشہ موج میں رہتا تھا ان دنوں ایک کتاب کی تصنیف میں مصروف تھے۔ یہ کتاب انگریزی زبان میں Mohammadan law in theory and Practice آپ نے تحریر فرمائی جسے قبول عام کی سند ملی۔ میں نے تب جانا کہ ان کی تحریر نہایت پختہ وسعت مطالعہ تعمق فکر اور بہترین قوت استدلال کی مظہر ہے۔

جوں جوں قرب بڑھتا گیا میں نے ایسے محسوس کیا کہ جیسے ایک بند کلی کھل کر فضا کو معطر کرتی جاتی ہے۔ جناب باجوہ صاحب کی پہلو دار شخصیت اور کردار کی عظمت اور اخلاق عظیمہ نے مجھے گرویدہ بنا لیا۔ وہ صاف گو صاف باطن ایثار کا مجسمہ اور اقدار عالیہ کی آبرو تھے۔

اور میں نے کہا کہ یونان کا فلسفی دیوجانس کلبی دن کی روشنی میں چراغ لیکر انسان کی تلاش کرتا رہا اور اسے کوئی انسان نظر نہ آیا اگرچہ اس دور میں بھی قحط الرجال ہے اور "انسان" کم کم ہیں اگر دیوجانس کلبی کی نگہ باجوہ صاحب پر پڑ جاتی تو گھپ اندھیرے میں بھی انسان کی شناخت کے لئے اسے کسی چراغ کی حاجت نہ ہوتی اور باجوہ صاحب کے تقویٰ اور اخلاق حسنہ کی نورانی شعاعوں سے اس یونانی فلاسفر کی آنکھیں چندھیا جاتیں۔

مری جانب جونہی دیکھا کسی نے
نظر آنے لگے ہر جا دفینے

جتنا وقت ان کی صحبت صالحہ میں رہنے کا ملتا وہ میرے لئے بہترین سرمایہ حیات ہوتا۔ ان کی زبان میں عجیب قسم کی شیرینی تھی۔

ساقیا صحبت دیرینہ جو یاد آتی ہے
چشم نم صورت پیمانہ چھلک جاتی ہے

اوپر میں نے آپ کے شفقت علی خلق اللہ اور فیض رساں ہونے کا اشارہ کیا ہے اگرچہ آپ گوشہ نشین اور خلوت پسند درویش تھے تاہم میں نے ان کے اخلاق کریمانہ کے کئی مظاہر مشاہدہ کئے۔

۵۔ اکتوبر ۱۹۷۴ء میں سرگودھا میں فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑک اٹھی فسادیوں نے کئی گھروں اور دوکانوں کو نذر آتش کیا۔ اس روز برادرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب کا رہائشی مکان اور کلینک اور اس میں موجود بہت قیمتی سامان بمعہ نئی موٹر کار اور موٹر سائیکل جلا کر خاکستر کر دیا گیا جو کچھ بچا وہ لوٹ لیا گیا۔

جب گھر کی آگ بجھی تو کچھ سامان بچا تھا جلنے سے
سو وہ بھی ان کے ہاتھ لگا جو آگ بجھانے آئے تھے

یہاں اس روز کے المناک اور دردانگیز واقعات کی تفصیل بیان کرنا مطلوب نہیں ہے۔ بلکہ یہاں ذکر یہ کرنا چاہتا ہوں کہ سینکڑوں میل دور بیٹھے ایک دردمند دل پر اس روح فرسا سانحہ کا کیا ردعمل ہوا۔ وہ دل درد و کرب سے تڑپ اٹھا اور مجھے فوراً خط لکھا کہ یہ معلوم کر کے کہ حافظ مسعود احمد صاحب کے گھر کی کوئی چیز باقی نہیں بچی بہت دکھ ہوا ہے اور دل کو سخت دھچکا لگا ہے انہیں بحالی کے لئے رقم کی ضرورت ہوگی جو ان کے پاس نہیں ہے مزید تحریر فرمایا کہ میرے پاس میری بیٹی کی رقم پڑی ہے مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے دینے میں تامل نہیں کرے گی میں وہ رقم آپ کو بھجوا دونگا آپ یہ رقم محترم حافظ صاحب کی نذر کر دیں وہ رقم بڑی خطیر تھی اور کہ واپسی رقم کا میں بندوبست کر دونگا حافظ صاحب پر اس رقم کی واپسی کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ وہ خط میں نے برادرم حافظ صاحب کو دکھا کر محترم چوہدری صاحب کی پیشکش دہرائی مگر حافظ صاحب نے بھی یہ سبق نہیں پڑھا ہوا تھا اور ان کی نگاہ بھی ہمیشہ رزاق ذوالقوۃ المتین کی طرف ہی اٹھتی تھی۔

تو چاہے تو بھر دے داتا تو چاہے تو خالی رکھ
اور کہیں دامن پھیلانا میرے بس کی بات نہیں

اس قسم کے اور کئی واقعات میرے ذہن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں مستحضر ہیں جن سے باجوہ صاحب کی فطرتی فیاضی اور مخلوق خدا کے لئے ہر ایک شے قربان کرنے کے جذبہ کی عکاسی ہوتی تھی مگر طوالت کے خوف سے ان واقعات کے بیان کرنے سے دستکش ہوتا ہوں۔

مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ حصہ آمد کمال پابندی سے ادا کرتے دیگر طوعی چندہ جات اور عطایا اس کے علاوہ تھے۔ آمدنی قلیل تھی ایک بڑے کنبے کے کفیل تھے۔ رہن سہن سادہ تھا مگر ستھرائی اور نفاست میں کبھی جھول نہ آئی۔ اللہ کریم نے چہرہ بہت نورانی عطا فرمایا تھا اور ان کے دل کی روشنی اور ایمان کا نور ان کے چہرے سے منعکس ہوتا رہتا تھا "عشق الٰہی وسّے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی" کے مصداق تھے۔

مین نے اوپر محترم باجوہ صاحب کی فیض رسانی کا ذکر کیا ہے ایک بہت عمدہ واقع یاد آ رہا ہے۔

ہوا یوں کہ دانتوں کے ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب ترکی نے اول اپنا ملک چھوڑا اور ہندوستان میں آ آباد ہوئے پھر ۱۹۴۷ء میں جب ہندوپاکستان کا بٹوارا ہوا تو آپ کو دوبارہ نقل مکانی کرنا پڑی اور سرگودھا آن پہنچے جناب باجوہ صاحب ان دنوں سرگودھا میں سب جج تھے سید جنود اللہ صاحب شکل و شباہت اور بول چال کے لحاظ سے بھی اپنے پیدائشی ملک کے سارے خدوخال رکھتے تھے حضرت باجوہ صاحب کی دوربین نگہ ان کی کسمپرسی کی حالت پر پڑی اور ان کی دستگیری فرماتے ہوئے انہیں بلاک ۱۲۔ سرگودھا میں ایک مکان اور دوکان الاٹ کر دی۔ ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب ماہر دندان ساز تھے لیکن طبیعت میں خاصی لاپرواہی اور بے نیازی تھی۔

الاٹمنٹ کی چٹھی کی حفاظت نہ کر سکے اور وہ گم ہو گئی کئی سالوں بعد مستقل الاٹمنٹ کے حقوق کی تفویض کا موقعہ آیا تو چٹ نہ ملے۔ اب سید جنود اللہ صاحب سخت پریشان۔ تلاش بسیار کے باوجود اس چٹھی کا کوئی نام و نشان نہ دفتر میں نہ گھر سے ملا۔ ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب نے اپنی کج مج اردو میں مجھ سے حضرت چوہدری صاحب کے بارہ میں دریافت کیا کہ آج کل کہاں ہیں میں نے بتایا کہ وہ کئی مقامات سے ہوتے ہوئے اب جھنگ میں ایڈیشنل جج تعینات ہیں ڈاکٹر صاحب نے وہاں جانیکی ٹھان لی میں تو سمجھا کہ یونہی تکلیف ہی کر رہے ہیں وہ کیا کر سکتے ہیں۔ درمیانی عرصہ ۱۳۔ ۱۲ سال کے قریب گزر چکا تھا مگر نیت نیک ہو دل بخل سے خالی ہو تو انسان ایک دکھی اور مجبور انسان کے کام آ ہی سکتا ہے جب سید جنود اللہ صاحب نے الاٹمنٹ کی چٹ کے ضیاع کا واقعہ سنایا اور جج صاحب سے پوچھا کہ آپ کو یاد ہے آپ نے ایک مکان اور دوکان مجھے الاٹ کی تھی۔

اب ڈاکٹر ترکی صاحب کی ہیئت بھی ایسی تھی کہ وہ بھول نہیں سکتے تھے جج صاحب نے فرمایا یہ تو مجھے یاد ہے کہ بلاک ۱۲۔ میں ایک مکان اور دوکان آپ کو الاٹ کی تھی لیکن نمبر مجھے یاد نہیں ہیں۔ چنانچہ فوراً ایک سرٹیفکیٹ ٹائپ کروا دیا جس میں لکھا تھا کہ اتنے سال قبل جب میں سرگودھا میں سب جج تھا تو مجھے یاد ہے کہ دندان ساز ڈاکٹر سید جنود اللہ کو میں نے ایک مکان اور دوکان بلاک ۱۲۔ میں الاٹ کی تھی اور نیچے دستخط کر دیئے اور مہر لگا دی جب ایڈیشنل سیشن جج کا سرٹیفکیٹ محکمہ الاٹمنٹ کے پیش کیا گیا تو اسے تسلیم کرتے ہوئے سید جنود اللہ صاحب کو مستقل الاٹمنٹ آرڈر مل گیا اور اس طرح ایک پریشان حال شخص کی مشکل حل ہو گئی۔ آج کل نفسانفسی اور اخلاق حسنہ کے لحاظ سے بانجھ دور میں ایسے دل کے غنی انسانیت کے دکھوں کا بے لوث علاج کرنے والے اور دکھی اور مظلوم انسان کی دستگیری کرنے والے خدا پرست وجودوں کا دم غنیمت تھا۔

اپنے منصبی فرائض کی بجا آوری میں کردار ایسا شفاف اور نکھرا ہوا تھا جیسے تیز بارش کے بعد نیلگوں آسمان نکھر جاتا ہے عدل وانصاف کی اعلیٰ اقدار کا پورا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ مخلوق الٰہی کے ساتھ نہایت دردمندانہ بلکہ محسنانہ سلوک۔ اس وقت کی کئی شیریں اور دلاویز مثالیں عدل گستری کی ذہن کے لاکر میں محفوظ ہیں جن کا بیان یہاں طوالت کے خوف سے نہیں کر رہا اس دور میں ہلدی کی گانٹھ لیکر پنساری بن بیٹھتے ہیں لیکن محترم باجوہ صاحب جن کا مطالعہ وسیع بھی تھا اور عمیق بھی۔ علم کی جستجو ساری عمر قائم رہی مگر یوں ایسی بے نفسی اور اپنی ہیچ مدانی کا اظہار کہ گویا کچھ بھی نہیں جانتے۔

عبادات میں بہت شغف تھا آخر شب کی عبادت کی ادائیگی میں نوعمری سے باقاعدگی تھی مگر شاید گھر کے سارے افراد کو بھی اس کا علم نہ ہو۔ موجودہ معاشرے کی خودنمائی اور خودستائی کی روش اور انداز ان کی فطری اور جبلی راست روی اور بلند کرداری کے سخت منافی تھی انہوں نے اپنے آقا و مرشد کی یہ تعلیم حرز جان بنا رکھی تھی

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

اب وہ اس دنیا میں نہیں ہیں زندگی میں تو ایک دفعہ "حضرت باجوہ صاحب" خط میں لکھا تو خفگی کا اظہار فرمایا میں نے آئندہ احتیاط کرنا شروع کر دی اور کبھی "حضرت" کا لاحقہ آپ کے نام کے ساتھ نہ لگایا۔ اگر میں یہ کہوں کہ علاوہ دیگر بزرگان سلسلہ کے آپ نے بھی مجھے اپنا قبلہ راست کرنے میں میری دستگیری اور راہ نمائی فرمائی تو یہ عین حقیقت ہے۔

ہم سے بچھڑنے والے قافلے میں حضرت احمد کا ایک اور "عزیز" جو مجھے بہت ہی عزیز تھا شامل ہو گیا۔ میں اپنی زندگی میں بڑے بڑے پیاروں کو الوداع کہہ چکا ہوں اور یہ فہرست بہت طویل ہوتی جا رہی ہے ساری عمر کی رفاقت اور یگانگت اور ممنونیت کے باوجود میری حرماں نصیبی کہ آخری دیدار بھی نہ کر سکا۔ بلکہ مجھے تدفین کے دوسرے روز آپ کی وفات کا علم ہو سکا۔ یہ صدمہ وفات کے صدمہ سے بھی بڑھ گیا ہے اگر آپ کے عزیزوں میں سے کوئی صاحب دل مجھے اطلاع دے دیتا تو نصف صدی کے یک طرفہ احسانات اور مربیانہ سلوک کا صلہ دینے کے لئے اگرچہ میں تہی دست ہی تھا مگر آنسوؤں میں لپٹی ہوئی بخشش کی دعا اور مزار پر تین مٹھی مٹی ڈال کر بقول شاعر

مٹھیوں میں خاک بھر کے دوست آئے بر دفن
زندگی بھر کی محبت کا صلہ دینے لگے

ہم بھی اپنی وفا کیشی کا بھرم رکھ لیتے۔ مگر اس سے بھی محروم رہے اور اب "بُہ جنازہ گر نیائی بہ مزار خواہی آمد" پر عمل ہے۔

آخر میں ۱۰۔ ۱۲ سال قبل کا ایک واقعہ جس سے حضرت باجوہ صاحب کے اپنے مرشد و مقتدا اور حضور کی اولاد کے ساتھ عقیدت اور احترام کا ثبوت ملتا ہے تحریر کر کے اپنے اس بیان کو ختم کر دونگا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ایک صاحبزادی صاحبہ کو قانونی مشورے اور امداد کی ضرورت پیش آئی تو انہیں قانون کی کئی کتابوں کے مصنف اور خصوصاً شرعی قوانین کے ماہر محترم چوہدری عزیز احمد صاحب سے استمداد کا مشورہ دیا گیا آپ ان دنوں بھی علیل تھے اور نقاہت محسوس فرما رہے تھے عمر بھی اسی سال سے متجاوز ہو رہی تھی اس فریضہ کی سرانجام دہی کے لئے کئی بار ربوہ بھی انہیں حاضری دینا پڑتی تھی مگر کمال مسرت و افتخار کے ساتھ اس مہم کو سر کرنے کی حامی بھری مگر جب معاوضہ پیش کیا گیا تو سخت دل گرفتہ ہوئے اور حد درجہ بے نیازی بلکہ ایک گونہ بیزاری کا اظہار فرمایا۔ جواب یہ تھا کہ بی بی صاحبہ دین و دنیا کی دولتیں آپ کے بزرگ باپ اور مقدس دادا کے صدقے اللہ نے عطا کی ہیں میں تو اس انتظار میں رہتا تھا کہ کوئی موقعہ میری حقیر خدمات پیش کرنے کا ملے آپ کبھی کسی شکل میں مجھے معاوضہ کی ادائیگی کا خیال نہ فرماویں۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ لاہور سے سرگودھا کئی بار آپ کو بس وغیرہ پر بھی تکلیف دہ سفر کی صعوبت اٹھانا پڑی مگر سواری بلکہ ربوہ میں رہائش وغیرہ کی پیشکش بھی قبول کرنے سے معذرت کر لی۔ اور اس محنت طلب کام کے لئے ذہنی اور جسمانی سخت مشقت اٹھا کر کافی عرصہ بعد کامیابی حاصل کی مگر وہ زبانی شکریے کے بھی سزاوار نہ ہوئے اور جب کبھی میں نے اس کا تذکرہ کرنا چاہا تو ندامت محسوس فرماتے تھے اور کسی قسم کا احسان جتانے کا تو خیال بھی ان کے دل میں نہ گذرا۔

میری بہت طویل ملاقاتیں ہوا کرتی تھیں اور میں ہر ملاقات کے بعد اپنے قلب وذہن میں ایک جلا اور روحانی تازگی محسوس کرتا تھا میں نے اپنے نصف صدی کے قریب میل ملاپ کے دوران ان کو انکساری سادگی بے تکلفی اور فیض رسانی کا بہترین نمونہ پایا جب سے اس دور کے منافقین کے مکروہ چہرے دیکھنے کے مواقع ملے میں خصوصاً ان لوگوں کے جنہیں "ظل سبحانی" اور "قادر مطلق" کہلانے کا جنون تھا تو جناب باجوہ صاحب جیسے سراپا اخلاص ووفا اور اللہ کی رضا کی راہوں کے متلاشی بزرگوں کے اعلیٰ مقام کی حیثیت روشن ہوتی گئی۔

وہ نفرتوں کے سمندر میں اک جزیرہ تھا
تھکن سے چور پرندہ وہیں اترتا تھا

سکرات الموت سے پناہ مانگی گئی ہے مگر یہ سفر میرے ممدوح باجوہ صاحب کے لئے اس قدر سہل کر دیا گیا گویا کہ قدموں میں ریشم و کمخواب بچھادئے گئے ہوں۔

مجھے آپ کے صاحبزادے عزیزم چوہدری کنور ادریس صاحب نے کراچی میں عندالملاقات بتایا کہ وفات سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل تک کام میں مصروف تھے اور روح قفس عنصری سے اس طرح پرواز کر گئی جس طرح پرندہ اپنے گھونسلے کی طرف شوق سے اڑ کر پہنچتا ہے۔ موت کے سمندر میں اس سکون سے غوطہ لگایا کہ آس پاس کی لہروں کو بھی پتہ نہ چلا

دل کو سکون روح کو آرام آ گیا
موت آ گئی کہ دوست کا پیغام آ گیا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے اور ہمیشہ آپ کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور سب پسماندگان کو اپنی حفظ و پناہ میں رکھے اے خدا تو ایسا ہی کر

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہابہار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

درگاہ حضرت بل

کشمیر میں حضرت بل مسلمانوں کا ایک مقدس مقام ہے۔ کیونکہ وہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک بحفاظت رکھا ہوا ہے۔ ہندوستانی فوج کے تقریباً دس ہزار سپاہیوں نے اب اس کا محاصرہ کر رکھا ہے اور اس کے اندر تقریباً ایک سو کشمیری مجاہدین عسکریت پسند موجود ہیں ان دونوں کے آپس میں تصادم کا خطرہ ہے۔ فوج اپنے بیانات میں کہتی ہے کہ ہم ان لوگوں کو حفاظت سے وہاں سے نکالنا چاہتے ہیں اور ان مجاہدین کو اس بات کا خطرہ ہے کہ اگر وہ مجاہدین وہاں موجود نہ ہوئے تو ہندوستانی فوج حضرت بل کے مقدس مقام کی بے حرمتی کرے گی اور اس کے انہدام سے بھی گریز نہیں کرے گی۔ اس علاقے میں اب صحافیوں کو جانے کی اجازت نہیں۔ گذشتہ روز وہاں سے ایک شخص نے ایک صحافی کو بتایا کہ وہ حضرت بل سے باہر آنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس کی حفاظت ان کا کام ہے۔ اور اگر وہ اسے چھوڑ دیں تو اسے نقصان کا خطرہ ہے۔ بی بی سی نے ایک پولیس آفیسر اور حضرت بل میں موجود مجاہدین کے ایک لیڈر کی لمبی چوڑی گفتگو بھی سنائی۔

روس کے انتخابات

بورس یلسن روس کے صدر نے انتخابات کے سلسلے میں جو اعلان کیا ہوا ہے اب لوگ اس کی تیاری میں مصروف ہو گئے ہیں۔ سیاسی پارٹیاں جو کہ در حقیقت حال ہی میں تشکیل پائی ہیں پارلیمانی انتخابات کے لئے مہم چلانے کی تیاری کر رہی ہیں۔ جب صدر بورس یلسن نے ایمرجنسی کا اعلان کر کے بغاوت کرنے والوں کو کچلا تھا تو اس وقت جو کرفیو لگایا گیا تھا۔ وہ اب ختم ہو گیا ہے۔ ویسے تو ایمرجنسی کی وجہ سے تمام سیاسی اجتماعات ممنوع ہو جاتے ہیں یلسن کے حامیوں نے اس کے باوجود اپنی ابتدائی کارروائی شروع کر دی اور جلسے بھی کئے اس موقعہ پر انہوں نے ایک نعرہ ایجاد کیا جو یہ ہے "آزادی جائیداد۔ قانون کی پاسداری" اور سیاست کو آگے بڑھانے کے لئے یلسن کی پیش کردہ اصلاحات کا ذکر کرنا شروع کیا جس شخص کو یلسن کی سیاسی پارٹی کا سربراہ بنایا گیا ہے وہ انسانی حقوق کی پاسداری کے لئے خاصے مشہور ہیں کئی لوگ جنہیں یلسن کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا انہوں نے بھی اپنے آپ کو سیاست میں زیادہ سرگرمی سے کام کرنے کے اہل بنانے کی کوشش کی ہے۔ کہا جاتا ہے ان انتخابات سے پتہ چل جائے گا۔ کہ روس کیا چاہتا ہے اور کون کون سے لوگ حقیقی طور پر صدر کے ساتھ ہیں کیونکہ پرانے کمیونسٹ بھی خاصے ہوشیار ہو چکے ہیں اور اس بات کا خطرہ ہے کہ وہ دوبارہ اختیارات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

بطروس غالی/دورہ

صومالیہ

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اس ارادے کا اظہار کیا تھا کہ وہ صومالیہ کا دورہ کریں گے اور حتی المقدور وہاں کے جھگڑے کو نبٹانے کی کوشش کریں گے۔ کم از کم اتنا تو کریں گے کہ وہاں فوجی جھگڑوں کی بجائے سیاست کو آگے لایا جائے۔ لیکن جونہی صومالیوں کو پتہ چلا کہ بطروس غالی صومالیہ کا دورہ کرنے والے ہیں ان لوگوں نے جو فرح آئیدید کے حامی ہیں مظاہرے کئے اور کہا کہ وہ بطروس غالی کو کسی صورت میں بھی صومالیہ نہیں آنے دیں گے۔ چنانچہ امریکہ کی حکومت نے بطروس غالی سے کہا ہے کہ وہ اپنا دورہ منسوخ کر دیں ایسا نہ ہو کہ ان کے وہاں جانے پر موگادیشو میں مزاحمت بڑھ جائے اور تشدد کے واقعات ہونے لگیں وہاں ایک ہلکی سی امن کی فضاء اس وقت موجود ہے اور وہ بھی اس لئے کہ جنرل آئیدید نے امریکہ کی فوجوں سے جنگ بندی کے لئے کہا ہے اور اب اس کا دوسرا ہفتہ گذر رہا ہے۔ اگر بطروس غالی کے وہاں جانے سے پھر جھگڑا شروع ہو گیا تو شائد اس کے ختم کرنے کے انتظامات آسان نہیں ہوں گے۔ لیکن اقوام متحدہ کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ ہمیں تو اس بات کا علم نہیں کہ بطروس غالی سے صومالیہ جانے کے متعلق امریکہ نے کسی رائے کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہ بطروس غالی ضرور صومالیہ جائیں گے۔ ہمیں تو معلوم نہیں کہ ان کا دورہ کب شروع ہو گا لیکن دورہ ہو گا ضرور۔ اس گومگو کی حالت میں صومالیوں نے موگادیشو کے اردگرد مظاہرے کئے ہیں۔ ان مظاہروں میں انہوں نے جو بینر اٹھائے ہوئے تھے ان پر لکھا تھا آئیدید زندہ باد اور جو نعرے انہوں نے لگائے وہ بطروس غالی کی مخالفت میں تھے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ بطروس غالی نے صومالیہ کے لوگوں کو نقصان پہنچایا ہے۔

ٹیکسوں کی وصولی

کہا جاتا ہے کہ اگر تمام پاکستانی جنہوں نے ٹیکس ادا کرنا ہوتا ہے وہ ٹیکس ادا کر دیں اور پورا پورا ادا کریں تو مزید ٹیکس لگانے کی شائد کبھی ضرورت نہ پڑے نگران حکومت نے اس سلسلے میں خاصی تگ و دو کی ہے کہ ٹیکس دہندگان سے ٹیکس وصول کئے جائیں۔ اب انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ کی ایک سہ رکنی ٹیم پاکستان اس غرض سے آئی ہے کہ وہ ٹیکس کے معاملے میں حکومت کو مشورہ دے۔ اس ٹیم کو بھی نگران حکومت نے بلایا ہے۔ تاکہ سنٹرل ایکسائز اور سیلز ٹیکس کے سسٹم میں بہتری کی تجاویز دے سکیں۔ اس سہ رکنی ٹیم کے سربراہ مسٹر امل بملے ہیں جو آئی۔ ایم۔ ایف کے ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہیں۔ اس ٹیم کے سربراہ نے فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز برائے تجارت و صنعت سے گذشتہ روز فیڈریشن ہاوس کراچی میں گفت و شنید کی۔ حقیقت یہ ہے کہ ٹیکس کا سسٹم اگر لوگوں کے دلوں میں اعتماد پیدا کرے تو یقیناً زیادہ ٹیکس وصول کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس طرح لوگ ٹیکس دینے پر آمادہ ہوں گے۔ اگر ٹیکس سسٹم پر اعتماد نہ ہو تو لوگ نہ اپنی صحیح آمد بتاتے ہیں اور نہ عائد شدہ ٹیکس کی پوری رقم ادا کرتے ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۲۴۷ میں چوہدری اختر نصیر احمد ولد چوہدری اکبر علی صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ ریٹائرڈ عمر ساڑھے ستاون سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانوالی ضلع گجرات (ڈیفنس سوسائٹی کراچی) حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۱-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زرعی زمین برقبہ سات ایکڑ واقع خانوالی ضلع گجرات پاکستان مالیتی ۵۰۰۰۰ روپے ۲۔ مکان ۴/۲ واقع محلہ باب الابواب ربوہ برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی ۳۰۰۰۰۰ روپے ۳۔ تین دوکان پختہ واقع عسکری مرکز فیز I ڈیفنس سوسائٹی کراچی مالیتی ۱۵۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰ روپے ۵۰۰ جرمن مارک ماہوار بصورت پنشن و سوشل امداد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری اختر نصیر احمد جرمنی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری کلیم اللہ ولد چوہدری ضیاء اللہ صاحب جرمنی گواہ شد نمبر ۲ سعید احمد ناز ولد ایم ابراہیم صاحب جرمنی

مسل نمبر ۲۹۲۴۸ میں نصرت بیگم زوجہ چوہدری محمد سلیمان اختر صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۵ جنوبی حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیور طلائی ۱۸ تولہ مالیتی ۷۲۰۰۰ روپے ۲۔ حق مہر ۲۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت بیگم زوجہ چوہدری محمد سلیمان اختر صاحب جرمنی گواہ شد نمبر ۱ محمد سلیمان اختر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲ حمید احمد پسر موصیہ

مسل نمبر ۲۹۲۴۹ میں

Mrs. Hajjah Lily Rochaya W/o Drs. H. Eddy Kadir

پیشہ سرکاری ملازمت عمر ۴۹ سال بیعت ۱۹۶۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۲-۷-۱۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات طلائی وزنی ۴۲ گرام مالیتی۔ ۱۲۶۰۰۰۰ روپے ۲۔ طلائی سیٹ مع ڈائمنڈ مالیتی ۱۰۰۰۰۰۰ روپے ۳۔ فرنیچر مالیتی ۲۰۰۰۰۰۰ روپے ۴۔ حق مہر ۵۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۱۸۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد اطلاع دیتے ہیں۔

کراچی سے میرے بیٹے عزیزم سید علی احمد صاحب طارق ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ عزیزم ملک محمد عمر صاحب ابن مکرم ملک مھاشہ فضل حسین صاحب بعمر تقریباً ۶۴-۶۵ سال دل کی لمبی بیماری اور بائی پاس کے اپریشن کے باوجود وفات پاگئے ہیں (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف سب جانے والے ہیں) احباب ان کی بخشش کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ محترم منور احمد صاحب قریشی اسیر راہ مولا راولپنڈی اپنی مشکلات اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

○ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ زوجہ مکرم منیر احمد صاحب ساکن سنگھ پور بہت بیمار ہیں۔

ولادت

○ مکرم شیخ اشفاق احمد صاحب کو مورخہ ۹۳-۹-۲۱ کو خدا تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے بچی کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "ریحانہ اشفاق" عطا فرمایا ہے بچی وقف نو میں شامل ہے۔ یہ بچی شیخ غلام علی صاحب کی پوتی اور مبارک احمد ظفر صاحب صدر جماعت ترگڑی کی نواسی ہے۔

بچی کے نیک خادم دین ہونے اور درازی عمر کے لئے درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ تسنیم کوثر صاحب بنت مرزا رشید احمد صاحب وصیت نمبر ۲۱۳۴۴ نے ۷۳ء میں کوئٹہ سے وصیت کی تھی۔ موصیہ کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کو موصیہ کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

(سیکریٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بقیہ : ص ۶

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Mrs. Hajjah Lily Rochaya Indonesia

گواہ شد نمبر۱

Drs. H. Eddy Kadir

خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ حمید احمد Sukardjo انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۲۵۰ میں

Mrs. Tayyiba Ratna Maun W/o Maun

پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال بیعت ۷۸-۷-۲۷ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۱-۲۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ زمین برقبہ ۵۰ مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی ۱۵۰۰۰۰۰ روپے ۲۔ حق مہر ۲۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۴۷۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Tayyibah Ratna Maun Indonesia

گواہ شد نمبر۱ احمد Sukanta ولد حسن الدین انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ عبد المطلب ولد محمد Ujang انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۲۵۱ میں

Edi Daryan S/o Natadipura

پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال بیعت ۱۹۶۸ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۱-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ ۱/۲ حصہ مکان برقبہ ۴۹۰ مربع میٹر واقعہ DesaTanjang مالیتی ۱۰۵۰۰۰۰۰ روپے ۲۔ ۱/۲ حصہ زمین برقبہ ۲۳۸ مربع میٹر واقع Sukur Banja مالیتی ۵۱۰۰۰۰۰ روپے ۳۔ ۱/۲ حصہ زمین برقبہ ۴۲ مربع میٹر واقع Sukur Banja مالیتی ۳۰۰۰۰۰ روپے ۴۔ دھان کا کھیت برقبہ ۲۱۱۴ مربع میٹر واقع Sukur Banja مالیتی ۴۵۵۴۰۰۰ روپے ۵۔ ۱/۲ حصہ زمین برقبہ ۱۴۰۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۵۰۰۰۰۰ روپے ۶۔ ۱/۲ حصہ زمین برقبہ ۳۳۶۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۷۲۰۰۰۰۰ روپے ۷۔ ۱/۲ حصہ زمین برقبہ ۴۱۹۳ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۴۴۹۲۰۰۰ روپے ۸۔ ۱/۲ حصہ زمین برقبہ ۲۵۲۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۱۸۰۰۰۰۰ روپے ۹۔ ۱/۲ حصہ زمین برقبہ ۱۴۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۲۰۰۰۰۰ روپے ۱۰۔

Pt. Cipicung Pasawahan

میں حصہ ۴۵۰۰۰۰ روپے کل جائیدا مالیتی ۳۵۰۹۶۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۱۵۷۵۰۰ روپے ششماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

Edi Daryan S/o Natadipura Indonesia

گواہ شد نمبر۱

Ujang Subardi Daryan

پسر موصی گواہ شد نمبر۲ طاہر احمد CECE ولد RUBA انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۲۵۲ میں

Sadkar Kartawi Jaya S/o Martawi Jaya

پیشہ پنشنر عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۳۸ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۱-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ مکان برقبہ ۱۸۲ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۲۶۰۰۰۰۰ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۳۸۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

Sadkar Kartawijaya Indonesia

گواہ شد نمبر۱

Ukun Rahmt Sukur S/o Maskawan Indonesia Mustafa

گواہ شد نمبر۲ ایچ محمد اسفنڈی ولد ایچ عبد الحمید انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۲۵۳ میں Djusina عمر علی

بیوہ عمر علی صاحب پیشہ تجارت عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۵۳ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ مکان برقبہ ۱۷۰ مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی ۳۳۵۰۰۰۰۰ روپے ۲۔ مکان برقبہ ۷۷۵ مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی ۴۰۰۰۰۰۰۰ روپے ۳۔ زمین برقبہ ۲۶۰ مربع میٹر واقع جابر انڈونیشا مالیتی ۵۲۰۰۰۰۰ روپے ۴۔ طلائی زیورات وزنی ۱۲۵ گرام مالیتی ۲۷۵۰۰۰۰ روپے ۵۔ ۲۴ PEDICAB (سہ پہیہ سائیکل) مالیتی ۴۸۰۰۰۰۰ روپے ۶۔ حق مہر ۵۵۰۰۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی ۸۶۸۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۴۱۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Djusina عمر علی بیوہ عمر علی صاحب انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ عبد المطلب ولد Ujang جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ احمد Sukanja ولد حسن الدین انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۲۵۴ میں احمد Sukanta ولد

حسن الدین صاحب پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۳-۱-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ 1/2 حصہ زمین برقبہ ۴۵۰ مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی ۱۰۰۰۰۰۰۰ روپے ۲۔ 1/2 حصہ مکان جس کی اقساط ۱۵ سال میں ۲۰۰۸ء میں ختم ہونگی مالیتی ۸۲۵۰۰۰۰ روپے ۳۔ کل جائیداد مالیتی ۹۲۵۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احمد Sukanta ولد حسن الدین صاحب انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ عبد المطلب ولد محمد Ujang انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ mrs. nurhasanah اہلیہ موصی بنت عمر علی ساکن انڈونیشیا

تبدیلی ٹیلیفون نمبرز

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب (ناظر اعلیٰ)

گھر=نیا نمبر 212360 پرانا نمبر 560

نظارت علیا:

دفتر=نیا نمبر 212450 پرانا نمبر 450

ناظر اصلاح وارشاد مقامی:

نیا نمبر 212451 پرانا نمبر 556

ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ:

نیا نمبر 212220 پرانا نمبر 476

ربوہ کے خریداران الفضل متوجہ ہوں

ربوہ کے جو احباب ماہ بماہ چندہ ادا کر کے لوکل ایجنسی سے پرچہ خریدتے ہیں۔ ازراہ کرم وہ فوری طور پر اپنے مکمل پتہ سے دفتر الفضل کو آگاہ کریں۔ بذریعہ فون بھی اطلاع دی جاسکتی ہے۔

مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۱- اکتوبر- سردی کا احساس صبح کو ہوتا ہے- ربوہ کا درجہ حرارت : ۳۰ درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب اور سندھ میں پیپلز پارٹی کے اور بلوچستان اور سرحد میں مسلم لیگ (ن) کے حامی وزرائے اعلیٰ منتخب ہو گئے ہیں- پنجاب میں وزیر اعلیٰ کے عہدے پر میاں منظور احمد وٹو نے حلف اٹھالیا وہ اس سے قبل سات سال تک پنجاب اسمبلی کے سپیکر اور چند ماہ تک وزیر اعلیٰ رہے ہیں- وہ مسلم لیگ جونیجو گروپ اور پیپلز پارٹی کے مشترکہ امیدوار ہیں- اس طرح سے سولہ سال کے وقفہ کے بعد پہلی بار پنجاب میں پیپلز پارٹی کی حکومت قائم ہوئی ہے-

○ سندھ میں سید عبداللہ شاہ نے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے حلف اٹھالیا- ان کا تعلق پیپلز پارٹی سے ہے- سندھ وہ واحد صوبہ ہے جہاں کسی پارٹی کو انتخاب میں واضح اکثریت حاصل ہوئی ہے-

○ بلوچستان میں مسلم لیگ (ن) کے حمایت یافتہ نواب ذوالفقار علی مگسی نے وزیر اعلیٰ کے عہدے کا حلف اٹھالیا- انہوں نے ۴۳ رکنی ایوان میں ۲۶ ووٹ لئے جبکہ ان کے مد مقابل پیپلز پارٹی اور اتحادی گروپ کے مشترکہ امیدوار سردار اختر مینگل کو صرف ۱۶ ووٹ ملے- نواب ذوالفقار مگسی اس سے قبل چند ماہ وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں-

○ صوبہ سرحد میں نواز مسلم لیگ اور اے این پی کے مشترکہ امیدوار پیر صابر شاہ نے ۴۸ ووٹ لئے اور ان کے مد مقابل پر پیپلز پارٹی کے آفتاب شیر پاؤ نے ۲۹ ووٹ لئے اس طرح سے پیر صابر شاہ نے صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف اٹھالیا- اس سے قبل سرحد اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) اور اے این پی کے ہدایت ۴۰ ووٹ لے کر سپیکر بنے جبکہ ان کے حریف پیپلز پارٹی سہ فریقی اتحاد کے عبدالاکبر خان کو ۳۷ ووٹ ملے تھے- اسلامی فرنٹ نے قومی اسمبلی کی طرح یہاں بھی کسی کو ووٹ نہیں دیا-

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے ریڈیو اور ٹیلی وژن پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ نئی صبح کا سورج طلوع ہو چکا ہے- ہمارا مستقبل تابناک ہے آئیں ہم مل کر پاکستان کی تعمیر کریں انہوں نے عدلیہ مسلح افواج پولیس نگران حکومت اور الیکشن کمیشن کی فرض شناسی پر انہیں خراج تحسین پیش کیا- انہوں نے اعلان کیا کہ قومی خزانہ لوٹنے والوں اور قرضے ہڑپ کرنے والوں کا احتساب ہو گا ان سے رقوم واپس لی جائیں گی نج کاری کا عمل شفاف بنایا جائے گا- آٹھویں ترمیم کا عدم توازن دور کیا جائے گا- ایسے اقتصادی منصوبے جو ملک کی اقتصادی ترقی کے لئے نقصان دہ ہیں جاری نہیں رکھے جائیں گے-

○ پنجاب کے قائد حزب اختلاف میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ ایوان کے فیصلہ پر سر تسلیم خم ہے- ہم نو منتخب حکومت سے ہر قسم کا تعاون کریں گے- انہوں نے نو منتخب وزیر اعلیٰ مسٹر منظور وٹو کو مبارکباد دی- انہوں نے کہا کہ منظور وٹو کے خلاف تحریک عدم اعتماد لانے کا ہمارا کوئی اراد نہیں- ہماری خواہش ہے کہ اسمبلی ۵ سال پورے کرے- مگر تالی دونوں ہاتھ سے بجتی ہے-

○ امریکہ کی طرف سے بھارتی فوج کے درگاہ حضرت بل پر مسلسل محاصرے پر تشویش ظاہر کی گئی ہے- بھارت امریکہ کے دباؤ پر کشمیریوں سے مذاکرات پر آمادہ ہو گیا ہے-

○ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی امریکہ روانہ ہو گئے ہیں- ایئرپورٹ پر ان کو الوداع کہنے والوں میں وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو، قائم مقام صدر مسٹر وسیم سجاد، آرمی کے سربراہ جنرل عبدالوحید اور اعلیٰ سول و فوجی حکام موجود تھے- محترمہ بے نظیر نے الوداعی طور پر سابق نگران وزیر اعظم کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا-

○ سندھ میں مورو کے قریب ٹیہو روڈ پر گزشتہ شب ڈاکوؤں نے بس روک کر دس افراد کو اغوا کر لیا- دیگر تمام مسافروں سے نقدی اور گھڑیاں لوٹ لی گئیں- تھوڑی دور لے جانے کے بعد انہوں نے چھ افراد کو چھوڑ دیا اور ۴- کو ساتھ لے گئے-

○ مسٹر مرتضیٰ بھٹو ۳ نومبر کو کراچی پہنچیں گے- عدالت میں پیش ہو کر مقدمات کا سامنا کریں گے-

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو مسئلہ کشمیر پر بات چیت کے لئے بھارتی وزیر اعظم کی دعوت قبول کر لیں گی-

ضروری اعلان

○ مکرم کلیم اللہ صاحب زیروی ولد صوفی کریم بخش صاحب زیروی سکنہ ربوہ کچھ عرصہ سے ربوہ سے غائب ہیں- ان کے خلاف لین دین کی بعض شکایات ہیں- وہ جہاں بھی ہوں فوری نظارت امور عامہ سے رابطہ قائم کریں-

(ناظر امور عامہ)

دانتوں کا معائنہ مفت

احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

۴ بجے تا ۸ بجے شام

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں

ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے

قیمت ۱۱۵۰۰/- ڈش، ۱۲ مع مکمل فٹنگ

نیو محمود ٹیلیویژن

۲۱- ہال روڈ- لاہور فون : ۳۵۵۴۲۲ ، ۷۲۲۶۵۰۸

زمین برائے فروخت

ربوہ کے نواح میں نزد برج بابل ۱۲ کنال زمین برائے فروخت سکنی اور زرعی مقاصد کے لئے مناسب ہے-

رابطہ : طارق محمود مکان ۱۲ نزد آئس فیکٹری فیکٹری ایریا ربوہ

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے

عثمان الیکٹرونکس

۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں

فون : ۷۲۲۳۲۰۴ - ۷۲۳۱۶۸۰ ، ۷۲۳۱۶۸۱

ہومیوپیتھک کورسز

HOMEO COURSES

اردو نام	قیمت	INTERNATIONAL NAME
دمہ کورس	85	ASTHMA COURSE
باڈی بلڈنگ کورس	125	BODY BUILDING COURSE
شوگر کورس	100	DIABETES COURSE
چھوٹا قد کورس	120	DWARFISHNESS COURSE
کمزوری نظر کورس	90	EYESIGHT COURSE
ہائی بلڈ پریشر کورس	180	HYPERTENTION COURSE
پتھری گردہ کورس	230	KIDNEY STONE COURSE
پھلبہری کورس	120	LEUCODERMA COURSE
کمزوری نظر دور کورس	90	MYOPIA COURSE
موٹاپا کورس	100	OBESITY COURSE
بواسیر کورس	50	PILES COURSE
بانجھ پن کورس	130	STERILITY COURSE
تپدق کورس	60	T. B. COURSE

ان کے علاوہ 76 کیور۔ٹو ہومیوپیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں-

سٹاکسٹ :-

کراچی صدر : صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایکسپریس مارکیٹ-
کنری : بلال میڈیکل سٹور-
ملتان : ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین- صدر بازار-
فیصل آباد : کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار-
لاہور : شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک،
کیور۔ٹو سٹور اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس-
گوجرانوالہ : حافظ ہومیوپیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ نزد بیڈ برج-
سیالکوٹ : ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ-
حویلیاں : ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ-
واہ کینٹ : طیب ہومیوپیتھک کلینک- انوار چوک-
بہاولپور : طارق ہومیو میڈیسن کمپنی- شاہدرہ
میاں چنوں : محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ-
کوئٹہ : ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن غلام نبی روڈ-
پشاور : الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ- شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ-
شیخوپورہ : لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ-
ساہیوال : خان ہومیو کلینک نزد ٹی بی ہسپتال-
راولپنڈی : جرمن ہومیو لیبارٹریز- بوہڑ بازار-
گجرات : شاہین ہومیوپیتھک سٹور- فیصل گیٹ-
حیدر آباد : روبی میڈیکل سٹور- چھوٹی گٹی-

کیور۔ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار- ربوہ پاکستان- فون آفس 771 کلینک 606

ڈاکٹر امۃ الرقیب سے رابطے کے لئے احباب فون نمبر نوٹ فرمالیں

صبح ۸ بجے سے شام ۶ بجے تک ربوہ رابطہ فون نمبر ۲۱۲۳۱۳ معائنے کیلئے شام ۴ بجے تا ۷ بجے شام تشریف لائیں

رہائش : ۵۸- کوارٹرز تحریک جدید دارالصدر جنوبی ربوہ